عالمِ اسلام

پیرس میں امام محمد شیبانیؒ کی برسی

۱۳۸۹ھ میں امام ابو حنیفہؒ کے جلیل القدر شاگرد اور دوسری صدی ہجری کے نامور فقیہ امام محمدؒ کی وفات پر پورے بارہ سو سال ہو گئے۔ اس موقع پر نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ بہت سے مغربی ممالک میں بھی ان کی بارہ صد سالہ برسی منائی گئی جس میں انہیں خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ پیرس یونیورسٹی کے شعبۂ قانون نے بڑے عظیم پیمانے پر یومِ شیبانی منانے کا فیصلہ کیا تھا، مگر ۱۳۸۹ھ کے اختتام تک اس کی تیاریاں مکمل نہیں ہو سکیں۔ اب امید ہے کہ ۱۳۹۰ھ میں یہ تقریب پیرس یونیورسٹی کے اسلامی قانون کے پروفیسر برگر واشون (BERGER VACHON) کی زیرِ ہدایت و نگرانی منعقد ہو گی۔ پیرس کے مسلمان بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہے۔ انہوں نے ۱۲ ذی الحجہ کو پیرس کی مسجد کے وسیع ہال میں یہ تقریب منعقد کی۔ اس اجتماع میں مسلمان اور غیر مسلم اہلِ علم، مختلف ممالک کے سفراء اور عام لوگ کثرت سے شریک ہوئے اور امام محمدؒ کی زندگی اور علمی کارناموں پر عربی اور فرانسیسی میں تقریریں کی گئیں۔ ڈاکٹر دلیل ابوبکر مسلم انسٹی ٹیوٹ پیرس کے شریک ناظم نے امام شیبانیؒ کے عہد اور اُس دور کے معاشرتی حالات پر تقریر کی۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے امام شیبانی کی زندگی اور ان کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ امام شیبانیؒ کے سرپرست خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے ہمعصر بادشاہ شارلمین کو جو تحائف بھیجے تھے وہ ابھی تک پیرس کی نیشنل لائبریری کے شعبۂ سکہ جات میں محفوظ ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ امام شیبانی جو امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ کے شاگرد تھے، دنیائے اسلام کے وہ نامور فقیہ ہیں جن سے صقلیہ (سسلی) کے فاتح اسد بن فرات نے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فقہ کی معروف

کتاب "الاسدیہ" مرتب کی۔ اسی کتاب کی شرح "المدونۃ الکبریٰ" ہے جو سحنونؒ[1] نے لکھی ہے اور فقہ مالکی میں حرف آخر سمجھی جاتی ہے۔ فاضل مقرر نے یہ بھی کہا کہ جسٹینین کا قانون، جس کی مغرب میں بڑی شہرت ہے، فتاویٰ عالمگیری کی طرح ماہرینِ قانون کی ایک پوری کمیٹی کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ ان ماہرین نے رومی قانون کی ان سب کتابوں کو کھنگالا جو ایک ہزار سال کے لمبے عرصے میں مرتب کی گئی تھیں اور پھر متضاد قوانین کے ملغوبے میں سے ایسے قوانین اخذ کیے جو ان کے عہد کے لیے مفید اور کارآمد تھے۔ ظاہر بات ہے کہ ایسے کام میں کوئی ندرت نہیں ہوتی۔ مگر امام شیبانیؒ کے سامنے نہ صرف یہ کہ ترتیبِ قانون کا کوئی نمونہ نہ تھا بلکہ اس انداز کا کوئی مواد بھی موجود نہ تھا جسے ایک مرتب قانون کہا جا سکے۔ انہوں نے جو کچھ کیا وہ اپنے فہم کی مدد سے کیا۔ اُن کی معروف تصنیف کتاب الاصل ساٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور ان میں سے بیشتر ابواب وہ ہیں جن کا رومی قانون میں کوئی نام و نشان تک نہیں ملتا۔

پروفیسر عبداللطیف سیّاح نے امام شیبانیؒ کی فقہ کا ہارون الرشید کے ہم عصر بادشاہ شارلمین کے عہد کے یورپی قانون کے ساتھ موازنہ کیا اور اس حقیقت کی وضاحت کی کہ شارلمین کی حکومت اگرچہ فرانس، جرمنی اور اٹلی تک پھیلی ہوئی تھی، مگر وہ ہارون الرشید کی سلطنت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی جس کا دائرہ چین کی سرحد سے لے کر تیونس تک وسیع تھا۔ سپین اگر خلافت سے الگ نہ ہو جاتا تو وہ بھی اسی مملکت کا ایک حصہ ہوتا۔ امام شیبانیؒ کی کتاب الاصل پانچ ہزار صفحات سے زائد ہے۔ اس کے مقابلے میں شارلمین کی کتابِ قانون صرف پچاس صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں بھی زیادہ تر بحث بادشاہ کے صرفِ خاص کے انتظام کے اردگرد گھومتی ہے۔ وان کریمر نے ہارون الرشید کی حکومت کے میزانیہ کا تفصیلی مسودہ شائع کیا ہے اور اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ شارلمین کی حکومت کی آمدنی کے بارے میں ہم کوئی سرسری معلومات بھی نہیں رکھتے۔ جہاں تک شارلمین کے عہد کے قانون مناکحت کا تعلق ہے اس کے مطابق والدین لڑکیوں کو فروخت کیا کرتے تھے اور اس عقد میں قانون کسی طرح دخل انداز نہ ہوتا تھا۔ عیسائی پادری تک اس وقت ایک سے زیادہ نکاح کرتے تھے۔ کسی عورت[2]

---

[1] سحنون: عبدالسلام بن سعید ابن سحنون: محمد بن سحنون ۱۶۰-۲۴۰ھ۔